

ادارہ الفرقان میڈیا کی پیشکش :: معذرت، امیر القاعدہ

بسم الله الرحمن الرحيم

ادارہ الفرقان میڈیا کی پیشکش

دولت الاسلامیہ فی العراق والشام کے سرکاری ترجمان شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ کا صوتی بیان

بعنوان

|| معذرت، امیر القاعدہ ||

BnW9-KSlgAA2sZt.jpg

.الحمد لله القوي المتين، والصلاة والسلام على من بُعث بالسيف رحمة للعالمين

:أما بعد

:اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے

(وَقَفَّوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۳۷-۲۴)

ان کو روکے رکھو، کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

(سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيَسْأَلُونَ ۴۳-۱۹)

ان کی یہ شہادت لکھی جائے گی، اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔

، اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان باتوں پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور "اطاعت کریں گے، تنگدستی اور خوشحالی میں، خوشدلی سے اور ناخوشی سے، اور جیسی بھی تکلیف ہمیں پہنچے گی اس پر صبر کریں گے، اور حکام سے امارت کے معاملے پر جھگڑا نہیں کریں گے، اور جہاں

کہیں بھی ہوں صرف حق بات کریں گے، اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔"

اے مجاہدین! اے لوگو! میری بات کو غور سے سنئیے اور اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجیے، بے شک

میرے پاس مزید چند اہم گزارشات ہیں جو میں آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجیے! میں آپ تک اپنے شیوخ، قائدین، اکابرین اور اُمراء، قاعدہ الجہاد، القاعدہ کی قیادت کے چند اقوال منتقل کرنا چاہتا ہوں:

شیخ الامام المجدد اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے بانسویں خطاب میں جو کہ بالخصوص عراق کے عوام اور بالعموم امت مسلمہ کی طرف جاری کیا گیا تھا، فرماتے ہیں:

اگر لوگ اسلام کے تمام احکامات قبول کر لیں مگر صرف ایک کو ترک کریں، مثال کے طور پر اگر وہ سود کی حرمت پر راضی نہ ہوں اور ان کے ہاں سودی بینکاری کو اجازت حاصل ہو تو ایسی ریاست کا دستور ایک کفریہ دستور کہلائے گا۔ کیونکہ یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ شریعت کے کامل اور بے عیب ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور ان کا اس کو نازل کرنے والی سبحانہ و تعالیٰ ذات پر بھی کامل یقین نہیں ہے۔ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ ایسا کرنے والا کفر اکبر کا مرتکب ہو گا جو اس کو دین اسلام سے خارج کر دے گا۔ اس کے علاوہ بعین یہی حکم امریکی سرپرستی میں وقوع پذیر ہونے والے اور اس کی جنگی پروازوں کے سائے تلے اور اس کے ٹینکوں کی حفاظت میں ممکن بنائے جانے والے انتخابات کا بھی ہو گا۔ لہذا جو بھی ایسے حالات میں دیدہ دانستہ اور عمد اُن انتخابات کے انعقاد پر رضامند ہوا، پس اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ہمیں ایسے تمام دھوکے باز اور فریب کاروں سے ہوشیار رہنا چاہیے جو دینی پارٹیوں اور اسلامی جماعتوں کے نام پر ہم کلام ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس سرکشی والے ارتداد میں حصہ لینے پر آمادہ کرتے ہیں۔ یقیناً اگر یہ لوگ مخلص ہوتے تو ان کے دن اور رات بس ایک ہی فکر اور اضطراب میں گزرتے کہ کس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کریں، اور وہ مرتد حکومتوں سے علیحدگی اور براءت کا اعلان کریں اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف لوگوں کو جہاد کرنے پر ابھاریں۔ اگر ایسا کرنے پر قدرت نہ رکھتے تو کم از کم ان کا دل ایسے تمام افعال کا انکار کرتا اور وہ مرتدین کے منصوبوں میں شامل ہونے اور شریکہ اسمبلیوں میں بیٹھنے سے لازماً احتراز کرتے۔

جو کچھ ہم نے عراق کے بارے میں بیان کیا ہے بالکل وہی فلسطین کی صورت حال پر بھی منطبق ہوتا ہے۔ بلادِ فلسطین اس وقت کفار کے زیر تسلط ہے اور اس کا آئین انسانوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ اور جاہلی قوانین پر مبنی ہے، جس سے اسلام بری ہے۔ اور اس کو نافذ کرنے کا امیدوار محمود عباس ایک بہائی کافر ایجنٹ ہے۔"

(شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا)

: شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ علمائے سوء کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

آخر وہ کونسی مصلحت ہے جس نے آپ کی زبانوں کو کلمہ حق ادا کرنے سے روک رکھا ہے؟ جبکہ آپ اس مصلحت کا احترام اور لحاظ کرنے کے " زعم میں گرفتار ہیں، اس دوران بلاد الحرمین کے طاغوت انتہائی سرعت کے ساتھ لوگوں کو کفر اور صریح ارتداد کی طرف کھینچ رہے ہیں۔"

: اور شیخ عمید الاضحیٰ کے خطبے میں فرماتے ہیں

ہم پر لازم ہے کہ ہم کفار سے علیحدگی اور لا تعلق اختیار کر لیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہر قسم کا تعلق ختم کر دیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے کامل برأت کا اعلان کریں۔ ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم ان پر یہ واضح کر دیں کہ ہماری اور ان کی راہیں جدا جدا ہیں، ہم ایک سوراخ میں ہیں اور وہ دوسرے سوراخ میں، ہم ایک الگ طریق پر ہیں اور وہ ایک دوسرے طریق پر۔ اور جہاں تک شریعت کے احکامات اور کلمات کو خلط ملط کرنے، اس میں (باطل کی) آمیزش کرنے اور اس سے کھیلنے کا تعلق ہے تو یہ بات عظیم تر گمراہی اور کھلے فساد کی طرف لے کر جانے والی ہے۔"

: اور شیخ فرماتے ہیں

یا تو یہ صورت ہو کہ اہل ایمان اہل کفر پر غالب آجائیں، اور ان کو فتح و غلبہ حاصل کر کے اللہ عزوجل کے دین میں داخل کر لیں، یا وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے ہمیں جزیہ ادا کریں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اہل کفر اہل ایمان پر غالب آجائیں، یا یہ کہ اہل ایمان ہجرت اور کفر کی سر زمین سے نکل جائیں، اور یہی اللہ کے راستے میں ہجرت ہے۔"

نہ سرتی، اس کی سربراہی، اس کی قیادت، اور اس کی امت و مسلمان و ایم سید اور مے اس کی قیادت کی احاطہ و اس دورے کی اطاعت پر مقدم رکھا۔

اس کی قیادت بذاتِ خود راہِ جہاد میں بے مثال نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اور ہم میں سے کسی نے اپنے قلوب و اذہان کی گہراہیوں میں کبھی بھی اس کی قیادت سے متعلق کسی شبہ کو، محض شبہ تک کو داخلے کی اجازت نہیں دی، کہ جس کی بنا پر ہم اس کے راہنماؤں میں سے کسی رہنما کے بارے میں طعنہ زنی کرتے، یا اس کے قائدین میں سے کسی قائد پر کوئی ملامت والا بول بولتے یا اس کی شان گھٹاتے۔

ہاں! اور ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد میں سبقت کی، اس لیے کہ یہ فضیلت اور شرف کے حامل لوگ ہیں، اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر لازوال قربانیوں پیش کیں، اس لیے کہ یہ لوگ اس دور میں امت کے راہنما اور مجددینِ ائمہ ہیں۔

یہ ہے ہماری القاعدہ، قاعدۃ الجہاد کے ساتھ تعلق کی اصل حقیقت، اسی وجہ سے الدولہ نے شیخ ابو حمزہ المہاجر کے ذریعے سے القاعدہ کی قیادت کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں القاعدہ کی صورت میں موجود امت کے راہنماؤں کے ساتھ اپنی وفاداری رکھنے کی یقین

دہانی کرائی گئی اور ان کو یہ آگاہی دینا مقصود تھا کہ آپ کی تنظیم کا الدولہ کی سر زمین میں تحلیل ہو جانے کے باوجود عالمی جہاد کی قیادت میں آپ ہی کی بات فیصلہ کن رہے گی۔

آپ کی ہی بات فیصلہ کن اس لیے رہے گی تاکہ تمام مجاہدین کی بات ایک ہونے اور ان کی صفوں کو یکجا رکھنے کو یقینی بنایا جاسکے۔

ان تمام بیان کردہ وجوہات کی بنا پر دولتِ اسلامیہ کے اُمراء اپنے کلام میں ہمیشہ القاعدۃ الجہاد کو اسی طرز پر مخاطب کرتے رہے جیسے سپاہی اپنے اُمراء کو مخاطب کرتے ہیں، جیسے ایک شاگرد اپنے استاد اور طالب اپنے شیخ سے مخاطب ہوتا ہے، اور جیسے ایک کم سن کسی عمر رسیدہ بزرگ سے مخاطب ہوتا ہے۔

دولتِ اسلامیہ نے خود کو ہمیشہ مشائخِ جہاد اور اس کے راہنماؤں کی طرف سے جاری ہونے والی نصائح اور ہدایات کا پابند رکھا۔ صرف اسی وجہ سے دولتِ اسلامیہ نے اپنے قیام کے وقت سے لے کر آج تک روافض کو ایران میں قطعاً نشانہ نہیں بنایا، اور روافض کو ایران میں محفوظ و مامون چھوڑ دیا، اور اپنے غیظ و غضب میں بپھرے ہوئے سپاہیوں کو قابو میں رکھا، باوجود اس کے کہ وہ اُس وقت ایران کو خون کے تالاب میں بدل ڈالنے پر قدرت رکھتی تھی۔ اور یوں ان گزشتہ سالوں میں وہ اپنے بدترین دشمن کو نشانہ نہ بنانے کے سبب اپنے سر ایرانی ایجنٹ ہونے کا الزام برداشت کر کے شدید غصہ اور جزبات کو دبانے کی کوشش کرتی رہی۔

پس القاعدہ کی طرف سے صادر شدہ حکم کی تعمیل کی خاطر روافض کو امن اور سکون سے لطف و اندوز ہونے کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا تاکہ القاعدہ کے مفادات اور ایران میں موجود اس کے ذرائع رسد کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

ہاں! مجاہدین کے اتحاد و اتفاق کو ایک کلمے تلے محفوظ بنانے اور ان کی صفوں میں موجود یکجہایت کو قائم رکھنے کی خاطر دولت الاسلامیہ نے اپنے سپاہیوں کو روکے رکھا اور اپنے شدید غصے اور جوش کو کئی سالوں سے دبائے رکھا۔

پس تاریخ یہ بات رقم کر لے کہ ایران کی گردن پر القاعدہ کا بیش بہا قرض ہے۔

ہاں! اور القاعدہ ہی کی وجہ سے دولت الاسلامیہ بلاد الحرمین میں سرگرم نہیں ہوئی اور آل سلول کو امن و سکون سے لطف و اندوز ہوتے ہوئے رہنے اور اُمت کے علماء کو اور موحد نوجوانوں کو وہاں تنہا چھوڑ دیا گیا، جن کے وجود سے جیلیں بھر چکی ہیں۔

القاعدہ ہی کی وجہ سے دولت الاسلامیہ نے مصر، لیبیا اور تیونس میں دخل اندازی نہیں کی، اور وہ مسلسل کئی سالوں سے اپنے جوش و جذبے کو قابو کیے رہی اور اپنے سپاہیوں کو روکتی رہی جبکہ اس کے کون و مکاں میں شدید افسردگی اور رنجیدگی چھائی رہی، یہ دیکھ کر کہ لاتعداد مظلوم و بے کس مسلمان اس کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں، مصر، لیبیا اور تیونس میں سیکولر عناصر کفر میں پہلے گزرے ہوؤں سے بھی بدتر نئے طواغیت کھڑے کرنے کی حکمتِ عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

دولت الاسلامیہ ایک کلمہ توحید کے گرد متحد کرنے کے لیے لوگوں کو حرکت میں نہیں لاسکی تاکہ القاعدہ کی شکل میں موجود جہاد کے قائدین اور راہنماؤں کی مخالفت نہ ہو جائے جنہوں نے عالمی جہاد کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے اور ان ممالک میں (جہادی) کام کرنے کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔

! معذرت امیر القاعدہ

! معذرت اے ڈاکٹر

ہم نے اللہ سے اس بات کا عہد کیا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے صرف حق بات کریں گے اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے۔

بے شک آپ کا حالیہ گواہی والا بیان لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث بنا ہے، اور آپ نے اُن کو ایک ایسے معاملے میں شبہ میں ڈال دیا جس کو سچ ثابت کرنے کی آپ نے بڑی مشقت کی، مگر آپ اسے ثابت نہ کر سکے اور نہ ہی آپ کبھی اسے ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ نے بنا کسی جواز کے (القاعدہ اور دولت الاسلامیہ مجاہدین) کے مابین ہونے والی خفیہ پیغام رسانی کے کچھ حصوں کو میڈیا میں نشر کیا تاکہ آپ ہم پر اس جرم کا بوجھ لادھ سکے جس کا ارتکاب آپ نے خود کیا اور اس کو بڑھاوا بھی آپ ہی نے دیا۔ سو اس کے بارے میں آپ ہی سے سوال کیا جائے گا اور آپ ہی اس کا بوجھ اٹھائیں گے۔

آپ نے بڑا زور لگایا تاکہ لوگوں میں اس معاملے کو مشتبہ کرنا اور اُن کو ایسا وہم دیا جاسکے کہ جس کی بنا پر آپ ہمیں غدار، دھوکے باز، نافرمان، بد کردار اور مجاہدین کی صفوں سے علیحدہ ہونے والوں کی جگہ لاکھڑا کر رہے ہیں۔

میرے جیسے ادنیٰ سپاہی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ آپ کے مرتبہ کے حامل شخص، القاعدۃ الجہاد کے امیر کو جواب دے۔ بہر کیف، صاحب حق کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے۔

بلاشبہ اللہ ہی جانتا ہے کہ آپ پر رد کرتے ہوئے ہمارے دل کس قدر درد سے نچوڑ رہے ہیں اور کس قدر کڑواہٹ سے جھلس رہے ہیں۔

!معذرت امیر القاعدہ

ہم اپنی خوشی سے آپ کے لیے عجز و انکساری اور تواضع کا اظہار کر کے جماعت کو لازم پکڑتے ہیں اور مسلمانوں کی بات کو یکجا کرنے اور مجاہدین کی اجتماعیت کو متحد رکھنے کے لیے حریص رہتے ہیں، خواہ اس کی خاطر ہمارے اپنے حقوق قربان کرنا اور دستبرداریاں پیش کرنا ایک چیز ہے۔۔۔

لیکن اس کے نتیجے میں آپ کا ہمیں اپنی بیعت اور اپنا ماتحت بننے پر مجبور کرنا، اور پھر اس کی بنا پر مجاہدین کی صفوں میں پیدا ہونے والی پھوٹ اور ان کے ناحق بننے والے خون۔ جو کہ درحقیقت آپ کا عہد شکنی کرنے والے غدار و خائن کی بیعت قبول کرنے کے سبب بہا کے جرم کا ذمہ دار ہمیں ٹھہرانا ایک بالکل دوسری چیز ہے۔

!معذرت امیر القاعدہ

دولت اسلامیہ ہرگز القاعدۃ کی ذیلی شاخ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کبھی ایک دن کے لیے ہوا ہے۔ بلکہ اگر اللہ نے آپ کے مقدر میں کیا کہ آپ دولت اسلامیہ کی سر زمین پر آکر ٹھہرے تو ایسا اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب آپ دولت کی بیعت کریں اور اس کے قریشی امیر، حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، کے سپاہیوں میں شامل ہو جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے اس وقت آپ ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی سلطنت کے ماتحت سپاہی ہیں۔

پس امارت یا ریاست کے لیے (شرعاً) کسی تنظیم کی بیعت کرنا درست نہیں ہے۔

!معذرت امیر القاعدہ

!معذرت اے ڈاکٹر

آپ نے جو کچھ اپنے گواہی والے بیان میں ذکر کیا ہے، حقیقتاً اس میں ایسا کچھ بھی نہیں پایا گیا کہ جو اس بات کو ثابت کر سکے جس کو آپ نے ثابت کرنے کے لیے بڑی محنت کی، لیکن آپ اسے ثابت کرنے سے عاجز آگئے۔

اگر یہ چیز موجود ہوتی تو آپ اُس شخص کو ایک ہی جملے سے ضرور جواب دیتے جسے آپ نے ”صابر مہاجر“ کے اوصاف سے پکارا ہے۔ اور پھر آپ خود ضرور اس چیز کو میڈیا پر لانے سے اجتناب برتتے جس سے آپ خود (دوسروں کو) منع فرما رہے ہیں۔ پس تعجب در تعجب ہے۔

جبکہ ہمارے پاس اس کے برعکس حقیقت کو بیان کرتی ہوئی گواہیاں، خود القاعدہ کی قیادت کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور سب سے بڑھ کر از خود آپ کے اپنے الفاظ کی شکل میں موجود ہیں۔ پس آپ ہی کے منہ سے پوری دنیا نے سنا کہ تنظیم (القاعدہ) عراق میں تحلیل ہو گئی ہے اور اس نے الدولہ کی بیعت کر کے اس میں ضم ہو چکی ہے۔

بلاشبہ آپ نے اپنی گواہی میں جو کچھ (ثبوت کے طور پر) ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے، بلکہ میں آپ کے لیے اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ابھی بالکل قریب کے کچھ عرصہ پہلے تک ہی اگر ہم سے کوئی دولت الاسلامیہ اور القاعدہ کے تعلق کے بارے میں استفسار کرتا تھا تو ہم اس کو یہی جواب دیتے تھے کہ دولت الاسلامیہ کا القاعدہ کے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک سپاہی کا تعلق اپنے امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ سپاہیت، اے ڈاکٹر! درحقیقت عالمی جہاد کے کلمے کو ایک کرنے کی خاطر تھی اور اس کا ریاست کے اندر نافذ نہیں تھی اور نہ ہی الدولہ اس کو نبھانے کی پابند تھی۔ بلکہ یہ سپاہیت تو ہماری طرف سے آپ کے واسطے دست برداری، عجز و انکساری، تواضع اور عزت و تکریم کے طور پر تھی۔

ہمارے پاس آپ کی طرف سے دی گئی گواہی کے مُماثل واقعات، حقائق اور شہادتوں کا ایک کثیر مواد موجود ہے کہ جو اس تعلق اور نسبت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس یہ سپاہیت ریاست میں قوت و دسترس کی صورت میں ہرگز نہیں تھی۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ: ہم نے آپ کا وہ مطالبہ نہیں مانا جسے آپ ہم سے بارہا مرتبہ کرتے رہے کہ ہم عراق میں روافضہ کی عوام کو نشانہ بنانے کا سلسلہ روک دیں اس فیصلے کے تحت کہ وہ مسلمان ہیں اور اپنی جہالت کے سبب معذور ہیں۔

پس اگر ہم نے آپ کی بیعت کر رکھی ہوتی تو ہم ضرور بالضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے، اگرچہ کہ ہم روافضہ سے متعلق اور ان کے اعتقاد کے بارے میں موجود آپ کے اس فیصلے سے اختلاف رائے ہی کیوں نہ رکھتے ہوتے۔

یہی ہم نے اپنے دین سے سننے اور اطاعت کرنے کے ضمن میں سیکھا ہے۔ اگر آپ واقعتاً دولت الاسلامیہ کے امیر ہوتے تو اپنی درخواست پر ضرور عمل درآمد کرواتے اور ضرور اُن لوگوں کو معزول کر دیتے جو آپ کی مخالفت کرتے۔

تاہم ہم نے آپ کی اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے روافض کو ریاست سے باہر ایران اور دوسری جگہوں پر نشانہ نہیں بنایا۔

اور اس کی ایک مثال یہ بھی ہے: کیا یہ بات سچ نہیں کہ آپ نے ہم سے ایک بار بھی کبھی یہ نہیں پوچھا، اور نہ ہی انہوں نے جو آپ سے پہلے گزرے تھے کہ:

تمہارے سپاہیوں کی تعداد کتنی ہے؟ تمہارا ہتھیار کیا ہے؟ تمہاری مالی سرمایہ کاری کہاں سے ہوتی ہے؟ تم کہاں سے اپنے آپ کو مسلح کرتے ہو؟ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے (بھی کہ نہیں)؟ تمہارے اُمراء کون ہیں؟ تمہارے وزراء کون ہیں؟ تمہارے گورنر؟ تمہارے قاضی؟ تمہارے علماء کون ہیں؟ تمہارے مسائل و پریشانیاں کیا ہے؟ تمہیں کون سے مصائب اور تکالیف کا سامنا ہے؟

آپ کو آپ کے رب کی قسم! ذرا! آپ مجھے یہ بتائیے کہ اگر آپ دولت کے امیر ہے تو آپ نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟ آپ نے کن چیزوں کے ساتھ اس کی مدد کی ہے؟ دولت کے لیے آپ نے کیا فکر اور تردد کیا ہے؟ دولت کو آپ نے کیا حکم دیئے ہیں اور کن سے آپ نے اسے روکا ہے؟ آپ نے کس کو معزول کیا اور کس کو ذمہ داری دی؟

ان ساری چیزوں میں سے تو کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

!پس اے دولتِ مظلومہ، تیرے واسطے صرف اللہ کی ذات ہے

اور اس کی ایک اور مثال یہ بھی ہے: کہ آپ نے اور نہ ہی آپ سے پہلے والوں نے کبھی ایک دن کے لیے بھی ہمیں اس طرز پر مخاطب نہیں کیا جس طرح ایک امیر اپنے سپاہیوں سے مخاطب ہوتا ہے اور انہیں آڈر دینے کے لہجے میں خطاب کرتا ہے۔ نہ ہی آپ نے اور نہ آپ کے منتقدین نے کبھی ہمیں حکم کے لہجے میں مخاطب کیا، ماسوا اس سانحہ کے بعد جسے آپ نے شام میں وقوع پذیر کیا اور خان و غدار کی بیعت قبول کر کے اُمت کو غمزدہ ورنجیدہ کیا۔

:آپ نے آج خود کو اور القاعدہ کو دونوں گزیر متبادل صورتوں کے سامنے لاکھڑا کیا ہے

یا تو یہ کہ آپ اپنی خطا پر برقرار رکھیں اور ضد کے ساتھ اسی پر اصرار کرتے رہیں، اور پوری دنیا میں مجاہدین کے مابین انتشار اور اندرونی قتال کا سلسلہ جاری رہے۔

یا پھر یہ کہ آپ اپنی غلطی اور اپنی کوتاہی کو تسلیم کر لیں، اور اس کا ادراک کرتے ہوئے اس کی اصلاح کر لیں۔

اور ہم یہاں ایک بار پھر اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں، تاکہ آپ ایک بہترین پیشرو کے قابل فخر جانشین بن جائیں۔

پس شیخ اسامہ بن لادن نے پوری دنیا کے مجاہدین کو ایک کلمہ پر متحد کیا، جبکہ آپ نے ان میں تفریق پیدا کی، ان کو تقسیم کیا اور ان میں پھوٹ ڈال کر ان کو بکھیر ڈالا ایک مکمل انتشار کی سی کیفیت میں۔

ہم پھر سے اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں اور آپ کو دعوت دیتے ہیں:

اول یہ کہ: آپ اپنی مہلک غلطی سے رجوع کر لیں اور غدار، خائن، دغا باز کی بیعت کو رد کر کے کفار کو غضب ناک کریں اور مؤمنین کو خوشی عطا کریں، اور مجاہدین کے خون کو مزید بہنے سے روک دیں۔ چونکہ آپ ہی کی وجہ سے مسلمان غمگین ہوئے اور کفار کو مجاہدین کی حالت زار دیکھ کر لطف و اندوز ہونے کا موقع ہاتھ آیا۔ چونکہ آپ ہی نے غدار کو اس کی خیانت پر حمایت سے نوازا اور اس کی مدد کی۔

آپ نے نفوس کو تڑپایا، دلوں کو خون کے آنسوڑ لایا، اور آپ ہی نے فتنے کو پروان چڑھایا اور اس کے شعلوں کو مزید بھڑکایا تھا۔ اور اب اگر آپ چاہیں تو ان شاء اللہ! آپ ہی اس آگ کو بجھائیں گے۔

سو آپ اپنی حالت کو دوبارہ جانچیے اور اللہ کی خاطر ایک ایسے موقف کو لے کر کے کھڑے ہو جائیے جس کے ذریعے سے جو بگاڑ آپ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کی پھر سے درستگی ہو جائے۔

دوم یہ کہ: ہم آپ کو دوبارہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ اپنے منہج کی تصحیح کر لیجیے اور بانگ دہل پلید مشرک و رافض کی تکفیر کریں اور مصری، پاکستانی، افغانی، تیونس، لیبی، اور یمنی افواج وغیرہ سمیت تمام طواغیت کی فوجوں اور ان کے مددگاروں کے ارتداد کو بانگ دہل بیان کیجئے۔

انہیں "امریکہ کے حمایتی" وغیرہ جیسے اوصاف سے مخاطب کرنے کی بجائے ان کو انہی ناموں سے پکاریں جو نام ان کو رب العالمین نے دیے ہیں، یعنی طواغیت، کفار اور مرتدین۔ اس کے علاوہ شرعی احکام و الفاظ میں رد و بدل مت کیجئے جیسا کہ آپ کا "کرپٹ حکومت" "فاسد دستور" اور "امریکی نواز فوجی" اور ایسے دوسرے الفاظ کا استعمال کرنا شامل ہے۔

اسی قدر اشارہ کر دینا آپ کے لیے کافی ہے تاکہ آپ خود کو کسی بڑی گمراہی اور کھلے فساد کی طرف جانے سے بچائیں جیسا کہ ہمیں القاعدہ کے امراء الزر قاوی اور اللیبی رحمہما اللہ اس سے متنبہ کیا تھا اور ہمیں وصیت کیں تھی۔ آپ بالکل واضح اور غیر مبہم انداز میں مسلمانوں کو ان (شیعہ و طواغیت کی مرتدین افواج) کیخلاف جہاد اور قتال کی طرف دعوت دیں۔ ان الفاظ و اصطلاحات کو جڑ سے اکھاڑ دیں جو مجاہدین میں داخل کی گئی

ہیں، جیسا کہ؛ ”عوامی مزاحمت“، ”جمہور کا انتفاضہ“، ”دعوتی تحریک“، ”عوام“، ”جم غفیر“، ”جدوجہد“، ”سرفروشی“ جیسی دوسری اصطلاحات۔

ان سب ان کی جگہ آپ جہاد کے واضح شرعی الفاظ کا استعمال کریں اور کھلے لفظوں میں (لوگوں کو) ہتھیار اٹھانے، پرامن پسندی کو ختم کرنے اور مرتد فوج کیخلاف قتال کرنے کی طرف بلائیں، بالخصوص جرئل سیسی کی فوج کے خلاف، جو کہ مصر کا نیا فرعون ہے۔ مرسی اور اس کی پارٹی سے براءت کریں، ان کے ارتداد کو بانگ دہل بیان کریں اور مسلمانوں پر اس معاملے کو مزید خلط و ملط مت کریں۔ ہاں مرسی! وہ مرتد طاغوت ہے جو بذات خود فوج کے سر پہ سوار ہو کر سیناء کی طرف نکلا، یہود سے قتال کی خاطر نہیں بلکہ وہاں موجود مجاہدین اور موحدین سے جنگ کرنے کے لیے۔ اس نے سیناء میں نہتے مظلوم مسلمانوں اور مجاہدین کو اور ان کے گھروں کو اپنے طیاروں اور ٹینکوں سے بمباری کا نشانہ بنایا۔ ہاں! یہ وہ طاغوت ہے جس نے مجاہدین کے ساتھ اپنی شدید بغض اور عداوت کے سبب، ان میں سے قیدی بن جانے والوں پر مقدمہ چلانے کے لیے ایک عیسائی صلیبی کوچ مقرر کیا، اور نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے لیے جو سزا تجویز کی گئی وہ سزائے موت تھی۔ اُس مرتد طاغوت نے مجاہدین کے خلاف اپنے غصے اور دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اس حکم پر اپنے دستخط کیے۔

تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ اس سے براءت کا اعلان نہیں کرتے؟ اور نہ ہی اس کے اعمال پر احتساب یا مؤاخذہ کا مطالبہ کرتے ہیں؟ بلکہ، آپ اس کا وہ تصور جس میں وہ مظلوم دکھائی دیتا ہے کی بنیاد پر، خود کو اُس کے ساتھ متصف کرتے ہیں اور اُس کے لیے دعائیں کرتے ہیں!

کیا آپ اس کے اعمال اور اس کے نافذ کردہ دستور پر راضی ہیں جس کے ساتھ وہ حکومت کرتا تھا؟ کیا آپ سیناء کی سرحدوں کا دفاع کرنے والے موحد مجاہدین کے خون پر راضی ہیں جو اُس نے بہایا؟

بے شک ہم آپ کے بارے میں ایسا گمان ہرگز نہیں رکھتے!

پس ان تمام معاملات کی وضاحت کیجیے! حقیقتاً آپ نے اپنا سرمایہ کھو دیا ہے، سواب منافع کی امید لگانا بے سود ہے!

پس اللہ پر بھروسہ کے ساتھ آگے بڑھیے اور اس فیصلہ کو اختیار کیجیے، اور اسامہ بن لادن کے ورثہ کو ضائع ہونے سے بچا لیجیے، اس لیے کہ ہم نے آپ کو صرف شرعی امور کی طرف بلا یا ہے جو کہ آپ پر واجب ہیں۔

پس آگے بڑھیں تاکہ آپ اُمت کے لیے ایک حکیم کا کردار ادا کر سکیں، اور ایسا فیصلہ صادر فرمائیں کہ جس کے ذریعے سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے اذن اور توفیق سے اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کے مقام اور مرتبہ کو بلند فرمائے، اور اس کے ساتھ آپ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کریں، اور اس کے ذریعے سے شام کی سرزمین میں لگی فتنے کی اُس آگ کو بجھا دیجیے، جس کا موجب آپ کی ذات ہے۔ ہاں! اس کا سبب آپ ہیں، جب آپ نے خود کو اور اپنی القاعدہ کو نشانہء تضحیک اور غدار خان و عہد شکنی کرانے والے بچے کے ہاتھوں میں کھیلنے والے کھلونے بنا ڈالا، کہ جس نے اپنے گلے میں پڑی بیعت کے ساتھ بے وفائی کی جس کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے۔ آپ نے اُس کو اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے یوں

آزاد چھوڑ دیا جیسا کوئی بچہ کینڈ سے ہیل کود کرتا ہے۔ اس سے آپ کے وقار کو نقصان پہنچا ہے، اور آپ نے اپنا شاندار ماضی اور مقام و مرتبہ کھو دیا ہے۔ سو جلدی کیجیے اور خاتمہ بالسوء کے خدشے سے خبردار رہیں۔

!معذرت امیر القاعدہ

یہ وہ باتیں ہیں جو اب آپ سے متعلق زبان زد عام ہیں، جن کو زیر بحث لانے والے وہ مجاہدین ہیں جن میں مہاجرین اور انصار شامل ہیں۔ سو جلدی کیجیے کیونکہ فی الوقت آپ کے سامنے موقعہ موجود ہے، سو اگر آپ نے اس سے فائدہ اٹھالیا تو اسی صورت میں آپ حکیم، ایک بزرگ، ایک قائد، اور ایک مثالی کردار ادا کرنے والا رہنما کہلائے جائیں گے۔

!اور معذرت امیر القاعدہ

ہمارے سوالات ابھی ختم نہیں ہوئے کہ جن پر ہمیں آپ سے جوابات درکار ہیں، اور اگر آپ کے پاس ہم اخوت کا حق رکھتے ہیں تو ان کا جواب دینے پر آپ کو ہرگز کوئی تردد درپیش نہیں ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کے بیچ پیدا ہونے والے اس تذبذب کو دور کیا جاسکے جو حال ہی میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کے سبب پیدا ہوا ہے، اور شاید کہ آپ کے جوابات مجاہدین کے مابین برپا ہونے والے خون خرابے کو روکنے کا سبب بن جائیں۔

سو ہم اللہ کے نام پر آپ سے پوچھتے ہیں کہ اسلامی ریاست کے وہ کون سے چھوٹے سے چھوٹے لازمی اجزاء ہیں جن کے بارے میں آپ سے کہا گیا ہے کہ وہ ہم میں موجود نہیں ہے؟

تاکہ اگر آپ اس سے بے خبر ہیں تو ہم اسے آپ کے سامنے بیان کر دیں یا اگر وہ اب تک موجود نہیں ہے تو ہم انہیں حاصل کر سکیں۔

اور ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ: ابن ملجم کی اولاد سے آپ کی کون لوگ مراد ہیں، جن کی طرف آپ نے اپنے گزشتہ بیان میں اشارہ دیا ہے اور پوری امت کو ان کے خلاف متحرک ہونے کی اپیل کی ہے؟ کون ہیں وہ لوگ کہ جن کے خلاف تمام مسلمانوں کو ایک عمومی اتفاق رائے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہونا چاہیے؟ کون ہیں قاتلان عثمان کی موجودہ نسل؟ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس بات کو دو ٹوک واضح کر دیں گے، ایک جرأت مندانہ وضاحت کے ساتھ۔

اس لیے کہ بلاد شام میں آپ کے سپاہی جو جہتہ الجولانی سے تعلق رکھتے ہیں، اور جہتہ الضرار میں شامل ان کے حلیف، اور کفریہ ملٹری کونسل، اور باقی ماندہ صحوات یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا مقصد دولت الاسلامیہ کی افواج ہیں۔ چنانچہ ان تمام نے آپ کے حکم کی فوری تعمیل کی اور انہوں نے آپ کے الفاظ کو بنیاد بنا کر مہاجرین اور انصار کا خون بہانا مباح قرار دیا۔

اس لیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر اس سے آپ کا مطلوب و مقصود دولت الاسلامیہ کے مجاہدین اور اس کے امیر نہیں تھے تو پھر آپ فوری طور پر اس بات کی وضاحت کر دیجیے تاکہ مجاہدین کے خون کو محفوظ بنایا جاسکے، جو آپ کے سبب سے بہہ رہا ہے، ہاں! آپ اور آپ کی حکمت کے سبب سے۔

کون ہے ابن ملجم کی اولاد جس کا آپ نے ذکر کیا تھا؟ اور کون ہیں حروریہ جن کا حوالہ آدم غدن الامریکی نے دیا تھا؟ اگر واقعاً اس سے آپ کی مراد دولت الاسلامیہ ہے تو پھر ہمارا ایک اور سوال ہے جو دانشمندانہ جواب کا منتظر ہے۔

اگر ہم شام میں موجود رہنے پر مصر رہتے ہیں تو اس صورت میں ہم خوارج، حشاشین اور حروریہ کہلائے جائیں گے، جن کی اولاد ارض شام میں ناکام و نامراد ہوگی؟

اور اگر ہم ہتھیار ڈال کر واپس عراق کی جانب پسپائی اختیار کر لیں تو اس صورت میں ہم سنی، الحسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مجاہدین ہیں؟

(اشعار)

لوگوں میں کچھ ایسے ہیں کہ جن کی محبت دین ہے، اور جن کا بغض کفر ہے، اور جن کی قربت نجات اور ڈھال ہے۔

سو ہم آپ سے اس پر دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ تم نے فلاں اور فلاں کو قتل کیا، تو اس پر ہم یہ کہیں گے کہ انہوں نے ہم میں سے اس سے کہیں زیادہ کو قتل کیا ہے، تاہم پھر بھی آپ نے ان کی ایسی تصویر کشی اور توضیح نہیں کی جیسی تصویر کشی آپ نے ہماری کی، اور نہ ہی آپ ہم میں سے کسی ایک پر بھی اشکبار و نمیدیدہ ہوئے۔ مزید برآں یہ کہ اس کو دلیل کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے؛ سو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جنگ کی ابتداء ان کی طرف سے ہوئی، اور جب ہم نے ان کی جارحیت کے موافق ان کو جواب دیا تو اس پر انہوں نے انتہائی دردناک انداز میں چیخ و پکار اور گلہ شکوہ کرنا شروع کر دیا، جبکہ ہم تو ابھی تک صرف اپنا دفاع ہی کر رہے ہیں۔

سو آخر آپ نے ان کو ان اوصاف سے متصف کیوں نہیں کیا جن سے ہمیں متصف کیا؟ اور پھر یہ کہ اس بات کو بھی دلیل کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا۔

اور جہاں تک تعلق ہے خود مختار شرعی عدالت کے قیام کا جس پر آپ نے زور دیا ہے، تو ہم آپ سے کہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں اس کا حصول ناممکن ہے، اور اس کی تمثیل کرنا ایک ایسی بے فائدہ اور ناموزوں خواہش کا چاہنا ہے جس کا تعلق محض خیالی اور تصوراتی دنیا سے ہے۔

ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ آپ نے مسلمانوں کو فقط دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے بنا کسی تیسرے کے... ایک گروہ وہ جو دولت الاسلامیہ اور اس کے مددگاروں کے ساتھ ہے، اور دوسرا گروہ وہ جو خود مختار شرعی عدالت کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ چنانچہ روئے زمین پر ایسی خود مختار اور اس بات کی اہل مجلس عاملہ کا حصول ناممکن ہے کہ جس پر دونوں گروہ متفق اور راضی ہوں۔

لہذا! کیا میں آپ کو ایک ایسا حل نہ بتاؤں کہ جو اس سے بہتر اور آسان ہے؟

ایک ایسا امر اور فیصلہ کہ جس کو اگر امت مسلمہ اختیار کر لے تو وہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران ہونگے۔ کیا امت مسلمہ میں کوئی ایسا صالح شخص نہیں ہے؟ کیا امت مسلمہ میں ایک بھی اس بات کی اہلیت رکھنے والا موجود نہیں ہے؟

کیا پوری روئے زمین پر مسلمانوں میں سے کوئی ایسا ہدایت یافتہ مرد مؤمن موجود نہیں ہے کہ مسلمان جس کا انتخاب کر سکیں؟ اور اس طرح وہ اعلانیہ طور پر سب کے سامنے طواغیت کا انکار اور رد کرے، اور کفر و اہل کفر اور شرک و اہل شرک سے مکمل برأت کا اعلان کرے، اور ان کے لیے نفرت و عداوت کا برملا اظہار کر کے ان کے خلاف اعلان جنگ کرے؟ تاکہ ان بنیادی اصولوں پر بیعت کر کے ہم اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں داخل ہو جائیں اور متفقہ طور پر اس کو اپنا خلیفہ چن لیں، اور ہم اس کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ مل کر اس کی سرکشی اختیار کرنے والوں سے جنگ کریں... عراق، شام، جزیرۃ العرب، مصر، خراسان حتیٰ کہ تمام کراہت پر۔

یوں اس طریقے سے ہم اس تمام انتشار و تفریق اور اختلافات کا خاتمہ کر ڈالیں اور مسلمانوں کے واسطے راحت و شادمانی کا سامان مہیا کریں اور کفار کو غضبناکی کا شکار کریں، اور زمین پر اس کے علاوہ کوئی دوسری امارت شریعہ باقی نہ رہے۔

یہی ایک واحد حل ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں۔ اور اس منتخب شدہ خلیفہ کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہوگی کہ وہ ان شرعی عدالتوں کو قائم کرے جس کا آپ کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

فقط یہی ایک واحد راستہ ہے آزاد اور خود مختار شرعی عدالتوں کے قیام کا۔ یہ ایک آسان اور قابل فہم حل ہے اور شریعت میں ہمارے لیے کوئی ایسی ممانعت موجود نہیں جو اس کی تکمیل میں رکاوٹ بن سکے۔ درحقیقت یہ ہمارے دور کا ایک اہم ترین فریضہ ہے جس سے تمام مسلمان غفلت برت رہے ہیں۔ یہ ہے ہمارا مرض اور اس کی تشخیص۔

اور جہاں تک آپ کا ہم سے شام کو چھوڑ دینے کی درخواست کا تعلق ہے، تو ہم آئندہ کبھی اس بات کا اعادہ نہیں کریں گے کہ یہ قدرے ناممکن

امر ہے جس کو پورا کرے اس سوال، پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تصور سنیں: نہ سر کی لفظ صبر سے، نہ کی کاظ سے اور نہ ہی حقائق کے اعتبار سے۔

ہم ہر گز یہ نہیں کہیں گے کہ کل کی نسبت آج شام کو ہماری زیادہ شدید تر ضرورت آن پڑی ہے، اس دن کے بعد جب نصیریوں کے ساتھ معاہدات اور صلح کر کے (آزاد شدہ) علاقوں کی حوالگی ان کے سپرد کر دی گئی، نہ ہی ہم کبھی ایسا کہیں گے کہ ارض شام میں دولت الاسلامیہ کے زیر تسلط علاقوں کا رقبہ باقی ماندہ جماعتوں، گروہوں اور تنظیموں سے زیادہ وسیع ہے جو کہ اپنے اپنے عقائد اور نظریات کے حامل ہیں، اور نہ یہ کہ دولت الاسلامیہ کے زیر تسلط علاقوں میں اللہ کے قانون کے سوا اور کوئی دوسرا قانون نافذ نہیں اور جہاں اللہ کی حدود بھی قائم ہیں، اور اُس کی شریعت کے سوا اور کسی کی حاکمیت نہیں، جہاں نماز قائم کی جاتی ہے زکوٰۃ کی ادائیگی ہوتی ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا جاتا ہے، عزت والے عزت مند و مکرم ہیں اور ذلت والے ذلیل و خوار ہیں، قطع نظر ان کے جو مغرور ہیں، اور اس کی حدود میں امن و امان کے قیام کو یقینی بنایا گیا ہے صرف اور صرف اللہ کے فضل و کرم سے۔

ہم ایسا ہر گز نہیں کہتے... بلکہ ہم کہتے ہیں کہ: اگر تنظیم القاعدہ اس بات پر راضی ہے کہ دولت اسلامیہ رضا کارانہ طور پر اُس سر زمین سے بے دخل ہو جائے جس کے اوپر وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ساتھ حکومت کرتے ہیں اور اُس کی حدود کو نافذ کرتے ہیں... اور اس کو سونے کی پلیٹ میں رکھ کر جربا (اپوزیشن) اتحاد اور اُس کی ووٹوں والی صندوقچیوں کے حوالے کر دیا جائے، یا "سلیم ابلیس" اور اس کی مجلس عامہ، یا حیثانی اور عفش کے غنڈوں، یا جمال معروف اور زنگی کے مجرم ٹولوں، اور جہتہ السلولیہ اور اس کے سردیوں، اور جہتہ الخیانت والغدر اور ان کے لٹیروں اور ان کے مکار لگڑ بھگڑوں کے سپرد کر دیا جائے... اگر تنظیم القاعدہ اس سب پر راضی ہو چکی ہے تو جان لیجئے کہ ہمارا رب اور ہمارا دین قطعی طور پر اس کو مسترد کرتے ہیں!

اور ہم کہتے ہیں کہ، اگر آپ ہمیں حسن (رضی اللہ عنہ) کی بیروی کی طرف بلاتے ہیں تو ہمارا سوال یہ ہو گا کہ آخر ان کے مد مقابل میں (آج) معاویہ (رضی اللہ عنہما) کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو؟

جبکہ واقعاً اگر ہمیں ایک یزید بھی میسر آجاتا تو ہم اُس کے آگے تسلیم ہو جاتے اور اُس کے حق میں دستبردار ہونا قبول کر لیتے۔ پس کیا باقی رہ گیا ہے اب جہتہ الغدر والخیانت کی منحرف قیادت میں سے، ماسوائے مکار لگڑ بھگڑوں کے؟

سو آپ یہ بات جان لیجئے کہ دولت الاسلامیہ کے سپاہیوں کے نزدیک حسین (رضی اللہ عنہ) کی طرح ایک ہزار بار قتل ہونا کہیں زیادہ محبوب ہیں اس سے کہ وہ کسی ایسی ایجنج زمین سے دستبردار ہونا قبول کریں جس میں اللہ کی شریعت کی حاکمیت قائم ہے۔

پھر حسن اور حسین دونوں جنت میں نوجوانوں کے سردار ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہما!

مزید برآں یہ کہ ہم نے آپ کی خاطر مصر، تیونس اور لیبیا کے میدانوں کو خالی چھوڑے رکھا مگر آپ نے عاجزی کے ساتھ ان کو ووٹ کی صندوقچیوں کے حوالے کر دیا۔

(شاعری)

پس تو حملہ آور ہوا اپنے باپ کی خاطر اے بن باپ والے
تاکہ تو خود کو ملامت اور الزام سے بچا سکے
اور یوں اپنے قدم مضبوطی سے جمالے جیسا کہ انہوں نے جمائے

اور ہمیں آپ کے دانشمندانہ جواب کا انتظار رہے گا کہ جس کے ذریعے سے آپ ان تمام شبہات اور اشکالات کا خاتمہ فرمادیں جو آپ کے حالیہ بیان سے پیدا ہوئے ہیں، تاکہ ہر کوئی آپ کے موقف کو واضح طور پر جان سکے۔

! معذرت معذرت... معذرت امیر القاعدہ

دراصل آپ کے حالیہ بیانات اور بریفنگ کے بعد جبہ اللجولانی کے سپاہی اور ابو خالد السوری کے سپاہیوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ "شیخ (بڑھاپے کے سبب) بدحواسی کا شکار نظر آ رہے ہیں!"۔

ہم صاف صاف اس اطلاع کے پہنچانے پر آپ سے شدید معذرت کے خواستگار ہیں، لیکن حقیقتاً وہ لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔

پس اے مجاہدین! حاصل کلام یہ ہے کہ دولت الاسلامیہ اور تنظیم القاعدہ کی قیادت کے مابین اختلاف بنیادی طور پر منہج کا اختلاف ہے، جیسا کہ تنظیم کے امیر نے بھی ادارہ السحاب کے ساتھ اپنی حالیہ ملاقات میں کہا ہے۔ سو یہ ہے اس تنازعہ کی حقیقی نوعیت، اور بحث اس بات پر نہیں ہے کہ کس نے کس کی بیعت کی اور کون کس سے استصواب کرتا ہے، جس کو تنظیم القاعدہ کے امیر اپنی پوری کوشش کے باوجود ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی کبھی ایسا کر سکنے پر قادر ہیں۔

اور جب دولت الاسلامیہ عالمی جہاد کا ایک حصہ تھی اور جس وقت دینی نقطہ نظر سے عالمی جہاد کو ایک سربراہ کی اشد ضرورت تھی جو اس کی قیادت کر سکے، اور القاعدہ کی قیادت (رحمہم اللہ) درحقیقت اس دور میں جہاد کے مثالی کردار کی حیثیت رکھتی تھی جو بلاشبہ سبقت کرنے والے اور فضیلت والے لوگ تھے، تو دولت الاسلامیہ نے عزت، ادب، احترام، تحسین، تعظیم، توقیر اور عقیدت کے جذبہ کے تحت عالمی سطح پر جہاد کی قیادت کو ان کی لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اس نے کبھی ان سے اپنی (الدولتہ) کی حدود سے باہر حکمت عملی اور تدبیر کے معاملے میں تجاوز نہیں کیا اور نہ ہی ان سے کوئی اختلاف رائے رکھا اور ان کو اپنے خطاب میں ہمیشہ قائدین اور اُمراء کی حیثیت میں مخاطب کیا۔

القاعدة کے قائدین نے بھی اس کو کبھی اس کے اندرونی معاملات میں کسی حکم کی پابندی پر مجبور نہیں کیا، بلکہ ان (رحمہم اللہ) کا قول یہ تھا کہ

موقع پر موجود چشم دید گواہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو ایک غائب شخص نہیں دیکھ پاتا۔"

حتیٰ کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری اور ان کی معیت میں پُراثر اور بااختیار شخصیات نے آج دولت الاسلامیہ کو القاعدة کی ایک ذیلی شاخ بنا دیا ہے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ دولت الاسلامیہ بھی ان کا وہ منہج اختیار کر لے جو ابھی تک القاعدة سے باہر مدفون اور او جھل رہا، اور یہ ظاہر نہیں ہوا مگر شیخ الظواہری کے (منحرف جماعتوں سے) اتحاد اور (عزام) امریکی کے لیے میدان خالی چھوڑ دینے کے بعد۔

سو جب دولت الاسلامیہ نے اس تبدیل شدہ منہج کو مسترد کر دیا جس کو شیخ الظواہری نے اختیار کرنے کی درخواست کی تھی، تو اس کے رد عمل کے طور پر انہوں نے اس کے خلاف جنگ برپا کر دی، اور ان کو اس جنگ کو جاری رکھنے کے لیے کوئی حیلہ اور کورنہ مل سکا۔ بجز اس بہتان کے کہ وہ خوارج کے خلاف لڑ رہے ہیں، بعین وہی بہتان جس کو بنیاد بنا کر طواغیت کے علماء اور حکمران ہم سے لڑتے ہیں۔

لہذا... ہم تمام خطوں میں موجود تنظیم القاعدة کی تمام ذیلی شاخوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سرکاری

بیان جاری کر کے دولت الاسلامیہ سے متعلق اپنے موقف کو صراحت کے ساتھ واضح کریں... آپ دولت الاسلامیہ کے منہج کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں؟ اور آپ اس پر کیا حکم لاگو کرتے ہیں؟

آیا کیا یہ خوارج کے حُروریہ فرقے سے تعلق رکھتی ہے؟ یا اس سے بھی بدتر کہ یہ لوگوں کے ساتھ منافقانہ روش اختیار کرتی ہے، تقیہ کا استعمال کرتی ہے، اور حکومت اور منصب کے حصول کی خاطر لڑتی ہے؟ اور یہ کہ جہادی قیادت کے ساتھ اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ابن ماجہ کا حال تھا؟ اور یہ کہ اس کا منہج ظلم پر مبنی ہے، چنانچہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس کے خلاف جنگ کریں اور اس کا بلادِ شام سے قلع قمع کر ڈالیں؟

ایک ایسا بیان جس میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کو لکھا جائے گا، اور اللہ کے حضور آپ سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور یہ جان لیجیے کہ آپ کی خاموشی میں بھی الفاظ ہیں جو کلام کرتے ہیں۔

(وَقَفُّوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ) (۳۷-۳۸)

ان کو روکے رکھو، کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

اُن کی یہ شہادت لکھی جائے گی، اور اُن سے باز پرس کی جائے گی۔

اگر ہمارے لیے خاموش رہنا ممکن ہوتا، تو ہم ضرور بالضرور خاموشی اختیار کرتے... اگر ہمارے لیے شائستگی روار کھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضرور شائستگی کو اختیار کرتے... اگر ہمارے لیے نرم رویہ رکھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضرور نرمی اختیار کرتے... پس! کوئی ہمیں قصور وار نہ ٹھہرائے کیونکہ ہم حق کے محافظ اور اُس کے ہم نشین ہیں۔ اور کوئی ہمیں یہ الزام مت دے کہ ہم نے میڈیا میں اُس چیز کو عیاں کر دیا کہ جسے کسی صورت ظاہر نہیں ہونا چاہیے تھا... ہم نے کچھ ظاہر نہیں کیا، مگر فقط ردِ عمل کے طور پر اور اپنے دفاع کی خاطر... اور جو کچھ دوسرے ظاہر کر چکے تھے، اُس کے بعد اس کا ظاہر کیا جانا گزیر تھا۔

(رجز یہ اشعار)

ہم اپنے سفر کو جاری رکھتے ہیں... اپنے اموال اور اپنی املاک کے ساتھ
 اور اپنے سفر کی تکمیل کرتے ہیں... اُن کے اموال کے مالک بن کر
 اور ہم اُن پر سے اُن کے اموال اور حقوق کا بوجھ ہٹا کر... اُس کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لادھ لیتے ہیں
 ہم اُن پر اپنے سحر سے گھاؤ لگاتے ہیں... جبکہ وہ ہم سے جان بچا کر دور بھاگ رہے ہوتے ہیں
 اور جب وہ ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں... تو ہماری ملکواریں اُن پر اپنا وار کرنی ہیں
 ہم سیاہ نرم نیزوں سے اُن پر ضرب لگاتے ہیں... ایک جینچو کے پاتھ کی شدید ضرب
 اور ہم اُن سے شدت کا قتال کرتے ہیں... چیر ڈالنے والی چمکتی ملکواروں کو تھام گے
 ہم شہسواروں کے سروں کو اپنے ساتھ لاد کر لے جاتے ہیں... جو چٹانوں اور ٹیلوں سے لبریز زمین پر پھیرے پڑے ہوتے ہیں
 ہم اپنے دستوں کے سروں کو دو حصوں میں تقسیم کر ڈالتے ہیں... اور اُن کے گلے کاٹ کر سروں کو اُن سے جدا کر دیتے ہیں
 ہم اپنے آباؤ اجداد کے وقار اور شرف کے وارث ہیں... جس کی تصدیق ہر قوم، اور جس کا اقرار ہر قبیلے نے کیا ہے
 اور ہمارا قتال مسلسل جاری رہے گا... یہاں تک کہ ہمارا مرتبہ اور وقار نمایاں ہو جائے
 ہم اُن نوجوانوں کے ساتھ تعارض کرتے ہیں... کہ جو قتال کو عزت و وقار کی علامت سمجھتے ہیں
 اور ہم اُن لوگوں کی اولاد ہیں جو اس سے بل... خوفناک اور خون ریز جنگوں میں آزمائے جاتے ہیں
 ہم اُن تمام لوگوں کو مبارزت پر لٹکارتے ہیں... وہ کہ جو عزت اور طاقت میں ہمارے ہمسر ہیں
 اور ہم اُن کے بیٹوں سے جنگ کرتے ہیں... تاکہ ہم اپنے بیٹوں کا تحفظ ممکن بنا سکیں
 اور سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں... کہ ہم جنگ میں سستی اور ذلت کا مظاہرہ نہیں کرتے

اے اللہ! تو فساد مچانے والے کو اصلاح کرنے والے سے، اور فاسق کو صالح سے پہچانتا ہے... آپ منافقین، خداریوں اور فریب کاروں
 سے خود نمٹ لیجئے، آپ اُن کو تمام گواہان کے سامنے عیاں کر دیجئے، اور اُن میں ہمیں اپنی قدرت کے مظاہر دکھائیے

یا اللہ! ہر جگہ اپنے بندوں، مجاہدین کی حفاظت فرمائیے

یا اللہ! اُن کو زمین میں استحکام و غلبہ نصیب فرمائیے

یا اللہ! اُن کو اپنی بھرپور مدد اور اعانت کے بل بوتے پر نصرت عطا فرمائیے، اور اُن کو واضح اور نمایاں فتح سے ہمکنار کیجئے

يا اللہ! اُن کے قیدیوں کو رہائی نصیب فرمائیے، اُن کے زخموں کو مُندمل کر دیجئے، اُن کی آزمائش کو آسان بنا دیجئے، اور اُن کے مقتولین کو قبول فرمائیے!

والحمد لله رب العالمين